پاکستان کسان رابطہ کمیٹی

Pakistan Kissan Rabita Committee — PKRC

D-56، عدن گارڈن، بالمقابل لاہور میڈیکل ڈینٹل کالج، ہربنس پورہ، لاہور موبائل: 0300-8411945

پریس کانفرنس

24 ستمبر 2021ء

ٹیکس امیروں پر لگاؤ، غریبوں پر نہیں۔ پاکستان کسان رابطہ کمیٹی

ہم اپنے معزز صحافیوں دوستوں اور احباب کو پریس کانفرنس میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آج کی پریس کانفرنس کا مقصد ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کروانا ہے۔ پاکستان میں ٹیکسوں چھوٹ کی مد میں صرف امیر لوگوں کو ہی فائدہ پہنچایا جا رہا ہے جبکہ غریب پاکستانی ان سہولتوں سے بالکل محروم ہے۔ امیر لوگ پہلے تو ٹیکس ہی نہیں دیتے پھر قانوناً چارہ جوئی، سیاسی اثر و رسوخ استعمال کر کے اور گورنمنٹ کی وقتاً فوقتاً ٹیکس معافی کی سکیموں سے بار بار فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ جس کی عمدہ مثال اس سال فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے 81 شوگر ملز سے 469 بلین روپے ٹیکس کی طلبی کی؛ جس میں 7 بلین روپے جہانگیر ترین کی شوگر ملوں کی طرف واجب الادا ہیں۔ یہ تمام معاملہ ابھی تک سرد خانے میں ہے۔ 2019ء میں مسابقتی کمیشن آف پاکستان نے ہیرا پھیری اور لوٹ کھسوٹ کے الزامات کے تحت ان 81 ملوں پر 44 بلین روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا۔ اس پر بھی عملدر آمد نہیں ہوسکا۔

مختلف شعبہ جات جس میں کھاد، پاور، انڈسٹری، پاور پلانٹس، کے الیکٹرک کراچی کمپنی، جنرل انڈسٹری، گیس کمپنیوں نے 1523 ارب روپے گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کو ادا کرنے ہیں۔ سپریم کورٹ کے فوری ادائیگی کے فیصلہ کے بعد کمپنیاں فوری ادائیگی کی بجائے اس کے خلاف ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتی رہیں تاکہ عدالتوں اور حکومت پر دباؤ ڈالا جاسکے کہ اس رقم کو ختم کیا جائے۔ حکومت اس رقم میں سے 300 ارب روپے معاف کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح تحریک انصاف حکومت نے صنعت کاروں اور کمپنیوں کو تقریباً آدھی رقم ختم کر دی۔ ان صنعت کاروں اور کمپنیوں کا زیادہ تر تعلق کراچی سے تھا۔ یہ رقم 1971ء سے لیکر 2019ء تک تمام سرمایہ داروں اور کمپنیوں کو معاف کی جانے والی رقم سے بھی زیادہ ہے۔

پاکستان کی طرح عالمی سطح پر بھی ہونے والا ''امیروں کے لیے معاہدہ'' جس پر G-7 کے ممالک نے یکم جولائی 2021ء کو دستخط کیے ہیں، وہ ترقی پذیر ممالک کے حق میں نہیں ہے۔ گلوبل سطح پر ٹیکس کے نئے قوانین کی تجاویز عالمی سطح پر ٹیکس کے ڈھانچے کے موجودہ مسائل کو حل نہیں کرتی۔ یہ G7 ممالک کے طے شدہ معاہدہ، جس کے تحت ملٹی نیشنل کمپنیوں پر زیادہ سے زیادہ 15 فیصد ٹیکس عائد کرنے کی تجاویز، امیروں کے ساتھ ڈیل کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ان تجاویز اور خدشات کی نفی کرتا ہے جو ترقی پذیر ممالک نے کئی سالوں کے کام کے بعد پیش کی تھیں۔

گلوبل الائنس فار ٹیکس جسٹس اور منصفانہ ٹیکسوں کے لیے چلائی جانے والی دوسری تحریکیں آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈویلپمنٹ (OECD) کے راہنمائی میں ہونے والی ان فیصلوں پر شدید تنقیدی نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ OECD امیروں کا عالمی سطح پر ٹیکس قوانین بنانے والوں کا ایک کلب ہے۔ جس کی قیادت میں G7 امیروں کے ساتھ ٹیکس ڈیل کر کے ان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

کووڈ 19 کی عالمی وبا اور اس کے اثرات نے ہمیں ایک تاریخی موقع فراہم کیا تھا، جس سے ہم عالمی سطح پر کارپوریٹ ٹیکس اور ہمارے ٹیکس سسٹم کو عوام کے حق میں ترتیب دے سکتے تھے۔ دنیا کے امیر ملکوں کی طرف سے پیش کیا گیا حل عالمی سطح پر ٹیکس کے نظام میں صرف عدم مساوات کو

فروغ دیتا ہے۔اس میں سے ترقی پذیر ملکوں اور گلوبل ساؤتھ کے عوام کی آواز کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔جو عالمی سطح پر 150فیصد ٹیکس لگانے کی جو تجویز دی گئی ہے۔یہ ترقی پذیر ممالک کارپوریٹ سیکٹر پر لگائے جانے والے اوسط 25فیصد ٹیکس سے کہیں کم ہے۔

پاکستان کی مثال اس سے بھی بدتر ہے۔اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کے صنعت کاروں، ایلیٹ کلاس، کارپوریٹ سیکٹر، جاگیرداروں اور امیر سیاستدانوں وملٹری اسٹیبلشمنٹ نے اب تک تقریباً 2958ارب روپے کی ٹیکس چھوٹ دی جا چکی ہے جو کہ ملکی معیشت کا تقریباً 6فیصد ہے۔

ریاست کی جانب سے ٹیکسوں کی چھوٹ، سستا خام مال، تیار شدہ مال کی زیادہ قیمتیں اور قرضہ جات کے لیے ان کو دی جانے والی ترجیحات سے فائدہ اٹھانے والا کارپوریٹ سیکٹر ہے۔جس کو اب تک اندازہ 799ارب روپے کا فائدہ پہنچایا گیا ہے۔پاکستان کے ایک فیصد امیر ترین افراد کے ملک کی کل آمدن میں سے 9فیصد کے مالک ہیں۔1.1فیصد جاگیردار طبقہ قابل کاشت زمین کے 22فیصد حصے کا مالک ہے۔ملک کے ایک فیصد امیر ترین افراد 5348ارب روپے کے مالک ہیں جبکہ غریب ترین ایک فیصد کے پاس اس رقم کا 0.15فیصد ہے۔مجموعی طور پر امیر ترین 20فیصد پاکستانی قومی آمدن کے 49.6فیصد پر قابض ہیں۔جبکہ غریب ترین 20فیصد کے پاس صرف 7فیصد آمدنی ہے۔امیروں پر ٹیکس لگانے کی بجائے موجودہ حکومت امیروں کو ٹیکس چھوٹ دینے کو ہمیشہ تیار رہتی ہے۔

حکومت نے اعلان کیا تھا کہ اگر آپ اپنی کالے دھن کو سفید کرنا چاہتے ہیں تو اسے عمران خان کی ہاؤسنگ سکیم میں انوسٹ کریں۔

مارچ 2020 سے موجودہ حکومت ناجائز آمدن کو تعمیراتی شعبہ میں انوسٹ کرنے کی مسلسل حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔تعمیراتی شعبہ صرف وقتی طور پر کچھ ملازمتوں کے مواقع فراہم کرتا ہے۔چونکہ اس شعبہ میں ٹھیکیداری نظام ہے۔جس سے مستقل ملازمت کے مواقع بڑھنے کا کوئی امکان نہیں۔عالمی سطح پر سیاسی طرف داری پر مبنی امیروں کے لیے معاہدہ اقوام متحدہ کے دائرہ کار سے باہر کیا گیا ہے۔جو عالمی سطح پر آئینی اور قانونی نہیں کہلا سکتا۔ایک منصفانہ عالمی معاہدہ مکمل طور پر شفافیت اور حکومتوں کے درمیان گفت وشنید کے ذریعے ہی ممکن ہے۔جس میں سول سوسائٹی اور عوام معاہدہ کرنے والوں کا احتساب کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں اور جس کا ڈرافٹ پبلک کے علم میں ہو۔ایسا معاہدہ صرف اقوام متحدہ کے فریم ورک میں ہی ممکن ہے۔جس میں تمام ممالک برابری کی سطح پر شامل ہو سکیں۔

ہم اس مطالبہ کو ایک بار پھر دہراتے ہیں کہ عالمی سطح پر اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ایک ٹیکس کمیشن کی تشکیل دی جائے جو کہ اقوام متحدہ کے ٹیکس کنونشن کی روشنی میں مکمل طور پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کی جانب سے ٹیکس بچانے کے تمام ناجائز ہتھکنڈوں اور ناجائز اقتصادی لین دین کی روک تھام کر سکے۔ہم تمام ممالک کو یہ کہتے ہیں کہ عالمی ٹیکس قوانین کی اصلاحات کے راستے میں موجود تمام رکاوٹوں کو ختم کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی شفاف انداز میں بات چیت کے عمل کو آگے بڑھایا جائے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ امیروں پر ٹیکس لگایا جائے اور غریبوں کو ٹیکس نیٹ ورک سے مستثنا قرار دیا جائے۔پاکستان میں جو ٹیکس چھوٹ شوگر مافیا اور دیگر کو دی گئی ہے، اسے واپس لیا جائے، امیروں کے ذمہ جو ٹیکس واجب الادا ہے وہ فوری وصول کیا جائے۔

پریس کانفرنس سے خطاب کرنے والے:

فاروق طارق، ناصر اقبال، صائمہ ضیاء، رفعت مقصود، نازلی جاوید اور پروفیسر ضیغم عباس

پاکستان کسان رابطہ کمیٹی

0334-5860200